ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 24

عنوان

مرزا قادیانی کے جھوٹ کے مزید دو نا قابلِ تردید دلائل

(وجوہات)

انوارِ ختمِ نبوّت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ مومنٹ پاکستان

سبق نمبر 24 کا خلاصہ:

اس سبق میں ہم پڑھیں گے۔

(1) مرزا کی ایک جھوٹی پیش گوئی جو مرزا قادیانی سمیت مرزائیوں کے گلے کی ہڈی ثابت ہوئی۔ ایسا لوہے کا چنا ثابت ہوئی کہ رہتی دنیا تک مرزائیوں میں اس کو سچا ثابت کرنے کی سکت نہیں، کیونکہ باری تعالیٰ کو اُس ملعون کی ذلت ورسوائی ہی منظور ہے اور وہ اس کا دعویٰ کے اللہ نے میری شادی محمدی بیگم سے کروادی، عنقریب وہ میری دلہن بنے گی۔

(2) مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو دعوت مباہلہ دی، پھر اُس مباہلے کو دعا کا رنگ قرار دیا، مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی پکڑ میں آ کر خود ہی منہ مانگی ذلت آمیز موت مرا، جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس کے مرنے کے بعد 40 تک بقید حیات ہو کر اس کی ذلت کا سامان بنے رہے۔

چھٹی جھوٹی پیش گوئی محمدی بیگم کے متعلق

اس پیش گوئی کے بارے میں دو باتیں پیش نظر رکھیں۔

(1) محمدی بیگم کی مرزا قادیانی سے رشتہ داری

1۔ بھتیجی: محمدی بیگم مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی ''احمد بیگ'' کی بیٹی تھی۔

2۔ بھانجی: محمدی بیگم کی والدہ مرزا قادیانی کی چچازاد بہن تھی۔

3۔ بیوی کی بھتیجی: مرزا قادیانی کی پہلی بیوی (پھجے کی ماں) کے چچازاد بھائی کی بیٹی تھی۔

4۔ بہو کی ماموں زاد بہن: مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

(2) پیش گوئی کا پس منظر:

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم (1966ء) کو زبردستی اپنے نکاح میں لانے کا ارادہ کیا، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک زمین کے ہبہ نامہ کے سلسلہ میں مرزا احمد بیگ کو مرزا قادیانی کے دستخط کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ وہ مرزا قادیانی کے پاس گیا اور اس سے کاغذات پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ مرزا قادیانی نے اپنی مطلب برآری کے لیے اس موقع کو غنیمت جانا اور احمد بیگ

سے کہا کہ استخارہ کرنے کے بعد دستخط کروں گا جب کچھ دن بعد دوبارہ احمد بیگ نے دستخط کرنے کی بات کی تو مرزا نے جواب دیا کہ دستخط اس شرط پر ہوں گے کہ اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ کردو۔

مرزا لکھتا ہے کہ محمدی بیگم ابھی چھوکری ہے اور میری عمر پچاس سال سے متجاوز ہے۔
(دیکھیے۔آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 574۔روحانی خزائن: جلد 5،صفحہ 574)

مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں: ''پھران دنوں میں جو زیادہ نصرت اور تفصیل کیلیئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلائے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے:

كَذَّبُوْا بِـاٰيَاتِنَـا وَ كَـانُوْابِهَـا يَسْتَهْزِءُ وْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَ يَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ ط اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَايُرِيْدُ۔ ا؟نْتَ مَعِيْ وَ ا؟نَا مَعَكَ۔ عَسٰى ا؟نْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

ترجمہ: انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔۔۔۔الخ

(تذکرہ: صفحہ 126، طبع چہارم 2004، آئینہ کمالات اسلام:
صفحہ 286 تا 288۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 287286/)

پیش گوئی میں دعوے

میری اس پیش گوئی میں ایک نہیں بلکہ چھ دعوے ہیں:

(اول) نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

(دوم)　نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

(سوم)　پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔

(چہارم)　اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔

(پنجم)　اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔

(ششم)　پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب آپ ایماناً کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچے ہونے کی حالت میں انسان کا فعل ہوسکتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 325۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 325)

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں چا ہوں تو خداتعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسے ہی پوری کردے گا۔ جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اصل مدعا تو نفسِ مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہوجاتا ہے۔''

(انجام آتھم درحاشیہ: صفحہ 31۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 31)

اس پیش گوئی کے بارے میں چند اہم معلومات

1۔　مرزا قادیانی نے 20 فروری 1888ء میں محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی۔

2۔　محمدی بیگم کا نکاح، سلطان محمد سے 7 اپریل 1892ء کو ہوا۔

3۔　احمد بیگ 30 ستمبر 1892ء کو فوت ہوا۔

(دیکھئے آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 286۔ مع حاشیہ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 286)

مرزا کا دجل وفریب:

مرزا کو اصل الہام یہ ہوا تھا کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خداتعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1، صفحہ 219، طبع جدید، صفحہ 186)

جب محمدی بیگم کا نکاح سلطان احمد بیگ سے ہو گیا تو مرزا نے پیش گوئی کے الفاظ بدل دیے۔ چنانچہ لکھتا ہے: وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزا یہ ہیں۔

1۔ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

2۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

3۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

4۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

5۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

6۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔ (شہادۃ القرآن: صفحہ 81۔ روحانی خزائن: جلد 6، صفحہ 376)

محمدی بیگم کے متعلق چند مزید الہامات:

کَذَّبُوا بِاٰیَاتِیْ وَ کَانُوا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ ا؟مْرٌ مِنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ۔ زَوَّجْنَاکَھَا۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اَنَا رَادُّوْھَا اِلَیْکَ۔ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْا؟رْضُ غَیْرَ الْا؟رْضِ۔

ترجمہ: انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا۔ اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے، تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ہم اس کو واپس لانیوالے ہیں۔ اس دن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائے گی۔

(تذکرہ: صفحہ 284، طبع دوم، تذکرہ: صفحہ 126، طبع چہارم 2004)

مرزا قادیانی اپنی اس پیش گوئی میں دوسری پیش گوئیوں کی طرح جھوٹا نکلا اور یہ پیش گوئی جس کو اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا تھا وہ اس کے جھوٹے ہونے کا واضح اور کھلا نشان ثابت

ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت اس میں ذلیل ورسوا ہو کر پریشانی کے عالم میں اس کی مختلف تاویلات کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ان دعووں میں پورے طور پر جھوٹا ثابت ہوا کوئی ایک دعویٰ بھی اس کا سچا ثابت نہیں ہوا اور مرزا سلطان محمد ((1948ء جس کو بمطابق پیش گوئی مرزا قادیانی... اڑھائی سال میں مرنا تھا یا کم ازکم مرزا کی زندگی میں مرنا تھا وہ بقید حیات رہا... اور مرزا کے مرنے کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا یعنی 1948ء میں فوت ہوا... اور محمدی بیگم جو مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا واضح نشان اور منہ بولتا ثبوت تھی۔ وہ بحالتِ اسلام 19 نومبر 1966ء بروز ہفتہ بمقام لاہور فوت ہوئیں...۔ یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی اس پیش گوئی کی تائید میں وہ حدیث بھی پیش کی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لانے کے بعد شادی بھی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ ''یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ'' کے الفاظ ہیں... مرزا قادیانی نے اس حدیث کو اپنے متعلق قرار دیتے ہوئے اس سے محمدی بیگم سے شادی ہونا مراد لی۔

(دیکھئے ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 53۔ برحاشیہ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 337)

خدا کو منظور ہی یہ تھا کہ اس دجال کو ذلیل ورسوا کیا جائے اور مرزا قادیانی باوجود اتنے دعووں اور اتنے زور وشور سے پراپیگنڈہ کرنے، لالچ دینے اور ڈرانے دھمکانے کے باوجود خائب وخاسر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

قادیانیوں کی ایک دلچسپ تاویل:

مرزا قادیانی نے تریاق القلوب در حاشیہ صفحہ 50۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 287 پر لکھا ہے کہ عرصہ 21 برس کے قریب یہ الہام بھی ہوا کہ ''اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَءَیْتَ خَدِیْجَتِیْ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ'' یعنی، میری نعمت کا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ آج تو ایک حظ عظیم کا مالک ہے''... اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا کہ ''بکر وثیب'' یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔

مرزا کو 21 برس بعد یہ الہام یاد آیا اور امید تھی کہ محمدی بیگم اگر کنواری نہیں تو بیوہ ہو کر عقد میں آئے گی مگر مرزا کی وفات تک وہ مرزا سلطان محمد کی سہاگن ہی رہی اور یہی عرصہ نہیں بلکہ

مرزا کے بعد چالیس برس تک وہ سلطان محمد کے بستر راحت کی زینت رہی اور ہر حال مرزا کی اس نامراد عاشقی کے ایام مستعار میں نہ وہ بیوہ ہوئی اور نہ ہی مرزا کا یہ الہام شرمندہ تعبیر ہوسکا۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا) کے مصنف نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ الہام اپنے دونوں پہلوؤں سے مرزا کی بیوی نصرت جہاں کی ذات میں ہی پورا ہوا جو کہ باکرہ آئی اور ثیبہ ہو کر رہ گئی۔ (دیکھئے تذکرہ حاشیہ:صفحہ 39،طبع سوم 1969،صفحہ 31 طبع چہارم 2004)

یہ تاویل قادیانی تاویلات کی ایک ادنی سی جھلک اور نمونہ بھی ہے کہ اگر مرزا سلطان محمد کی بیوی بیوہ ہوگئی تو گویا مرزا قادیانی کا بیوہ سے نکاح ہوگیا اور یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوگئی۔

مرزا قادیانی کی اکثر پیش گوئیاں اسی انداز سے پوری ہوئیں اور درحقیقت اسی طرح کی تاویلات سے قادیانیت کا قصرِ ارتداد کھڑا ہے۔اگر ان تاویلات کا سہارا ہٹا دیا جائے تو ایک لمحے میں قادیانی ارتداد کا محل زمین بوس ہوجائے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی چھٹی دلیل

مولانا ثناءاللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آخری فیصلہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری (1868...1948ء) کا مرزا قادیانی کے ساتھ ہمیشہ مقابلہ رہا۔مرزا قادیانی جب دلائل کی دنیا میں ناکام ہوا تو زچ ہوکر آخری فیصلہ کا اعلان کیا۔جس کے بارے میں مکمل تفصیلات محمدیہ پاکٹ بک صفحہ 649 پر ملاحظہ فرمائیں۔ہم مرزا قادیانی کے اشتہار کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

”بخدمت جناب مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب وتفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود وکذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہوجاؤں گا اور اگر میں کذاب ومفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان

کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی وحی یا الہام کی بناء پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا تعالی سے فیصلہ چاہا ہے۔اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبد الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود

مرقومہ یکم ربیع الاول 1325،15 اپریل 1907ء

(دیکھیے مجموعہ اشتہارات: جلد 3، صفحہ 578،طبع جدید جلد دوم، صفحہ 705)

خدائی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کی نظر میں چونکہ مرزا قادیانی کذاب ودجال اور جھوٹا تھا اس لیے اس دعا کے پورے ایک سال، ایک ماہ اور گیارہ دن بعد یعنی 26 مئی 1908ء کو مرزا ہیضہ کی موت سے لاہور میں مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے مولوی ثناءاللہ صاحب اور ان کی جماعت اور تمام مسلمانوں کو خوش کر دیا۔مرزا کے مرنے کے بعد چالیس سال تک مولوی صاحب زندہ رہے اور 1948ء میں سرگودھا میں وفات پائی۔

مرزا قادیانی کا ہیضہ سے مرنا

حوالہ نمبر 1:

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالبا ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں

آپ کے پاؤں دبانے کیلئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ کرنے نہ جاسکتے تھے اس لیے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹے لیٹے پشت کے بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگر گوں ہو گئی۔

(سیرت المهدی: حصہ اول، صفحہ 11، روایت 12، طبع قدیم طبع جدید 2008ء ایضاً)

اس حوالہ سے مرزا قادیانی کا ہیضہ سے مرنا روز روشن کی طرح واضح ہے کیونکہ دست اور قے جب دونوں اکٹھے ہو جائیں تو اس کو ہمیشہ کہتے ہیں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے پاخانہ پر مرا تھا۔

مرزائی عذر:

مرزا قادیانی ہیضہ کی مرض سے نہیں مرے اگر وہ ہیضہ سے مرتے ریل گاڑی میں ان کی میت لے جانے کی اجازت ہرگز نہ ہوتی کیونکہ یہ قانوناً منع ہے حالانکہ مرزا کی لاش کو ریل گاڑی پر لاد کر قادیان لے جایا گیا۔

جواب نمبر 1:

مرزا قادیانی بقول اپنے ''انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا'' اس لیے اس کی لاش کو ریل گاڑی پر لے جانا کچھ مشکل بات نہ تھی۔

جواب نمبر 2:

اس جواب کے دو مقدمے ہیں۔

حوالہ نمبر 1:

(الف)۔ ریل گاڑی مرزا قادیانی کے بقول دجال کا گدھا ہے۔

مرزا لکھتا ہے ''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی

ریل ہو۔‘‘ (ازالہ اوہامؒ: حصہ اول،صفحہ 146۔روحانی خزائن: جلد3،صفحہ 174)

(ب) مرزا قادیانی نے 1908ء میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے بالمقابل ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں کہا تھا کہ اگر میں مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤں تو میں کذاب و دجال ٹھہروں گا۔

اب ہم کہتے ہیں کہ جب مرزا قادیانی دجال اور ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے (بقول مرزا کے) تو قدرت الٰہی نے دجال کے لیے اس کے گدھے پر سوار ہونے کا انتظام کر دیا۔ چنانچہ 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی کی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی زندگی میں ہیضہ سے موت ہوگئی اور اس طرح مرزا قادیانی اپنے قول کے مطابق دجال ثابت ہوگیا... اور انگریزی پولیس اپنی نگرانی میں اس (دجال) کی لاش لاہور سے قادیان بذریعہ ریل گاڑی (دجال کے گدھے پر) لے گئی۔

حوالہ نمبر2: مرزا قادیانی نے اپنے سر میر ناصر نواب کو بلا کر کہا، میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ (حیات ناصر: صفحہ 14،طبع اول دسمبر 1927ء قادیان)

مرزا قادیانی کے اس اعتراف کے بعد کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے اب کسی تاویل یا انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ واضح ہو کہ مرزا قادیانی نے طب کی کتب بھی پڑھی ہوئی تھیں لہٰذا ان کا یہ کہنا قابل اعتبار ہوگا۔

مرزائیوں کا ایک اور عذر:

مرزا قادیانی نے اس آخری فیصلہ کے ذریعے مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کو مباہلہ کی دعوت دی تھی کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ بالمقابل مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوا اس لیے مرزا قادیانی کا اس کی زندگی میں مرنا جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں۔

جواب:

یہ سراسر جھوٹ ہے۔ مرزا کے اس آخری فیصلہ میں کوئی مباہلہ کا لفظ نہیں ہے، نہ ہی اس میں یہ موجود ہے کہ مولوی ثناء اللہ بھی اس قسم کی دعا کریں۔ یہ محض یک طرفہ دعا تھی جو مرزا قادیانی

نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مانگی جس کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما کر فیصلہ کر دیا... اس بات پر کہ مرزا قادیانی کا یہ اشتہار محض یک طرفہ دعا ہے یا مباہلہ ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور میر قاسم علی قادیانی کا لدھیانہ میں 1912ء میں تحریری مناظرہ ہوا تھا جس میں سردار چن سنگھ وکیل کو ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ اور دونوں حضرات نے تین تین صد روپیہ اس کے پاس جمع کرا دیا کہ جو اپنا دعوٰی ثابت کرے اس کو یہ چھ صد روپیہ دے دیا جائے۔ بالآخر سردار چن سنگھ نے فیصلہ مولوی ثناء اللہ کے حق میں کر دیا اور چھ صد روپیہ بھی ان کے حوالے کر دیا۔ اس رقم سے مولوی صاحب نے اس مناظرہ کو ''فاتح قادیان'' کے نام سے شائع کیا جو کہ آج بھی سرگودھا سے دستیاب ہے۔ اب احتساب قادیانیت جلد 8 / 9 میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کے تمام رسائل شائع ہو چکے ہیں۔

مشق سبق نمبر 24

(1) محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے کیا رشتہ تھا؟

(2) محمدی بیگم کے بارے میں کیا پیش گوئی کی؟

(3) پیش گوئی کا پس منظر کیا تھا؟

(4) محمدی بیگم کی وفات مرزا کے مرنے کے کتنے عرصہ بعد اور کب ہوئی؟

(5) کیا مرزا کی موت ہیضہ کی وجہ سے ہوئی تھی، بحوالہ ثابت کریں۔

نیز بتلائیں کہ مرزا قادیانی ریل گاڑی کو کیا کہتا تھا اور اس کی لاش کس پر رکھ کر اس کی جنم بھومی لے جائی گئی؟